ISSN(**Print**): 2709-9636 | ISSN(**Online**): 2709-9644
Volume 2, Issue IV, (October to Decmber2021)

شبیر احمد
پی۔ایچ-ڈی، اردو(اسکالر)، ہزارہ یونیورسٹی، مانسہرہ۔
رابعہ بی بی
پی۔ایچ-ڈی، اردو(اسکالر)، ہزارہ یونیورسٹی، مانسہرہ۔
ڈاکٹر الطاف محمد یوسف زئی
ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ اردو، ہزارہ یونیورسٹی، مانسہرہ۔

قرۃ العین حیدر کے ناولوں میں ہندو مذہب کی اہم دیویوں کی اساطیر

Shabbir Ahmad
Phd Urdu, Scholar, Hazara University, Mansehra
Rabia Bibi
Phd Urdu, Scholar, Hazara University, Mansehra
Dr. Muhammad Altaf Yousof zai, Associate
Professor, Urdu Department, Hazara University, Mansehra

Myths of important Goddesses of Hindu Religion in the novels of Qurat-ul-Ain Haider

In Hindu religion the concept of Tridevi (Three Goddess) is used to describe the three famous female deities. These are Saraswati (wife of Brahma), Lakshmi (wife of Vishnu) and Parvati (wife of Shiva).In major religions of the world female is considered as sacred figure who holds highest place in terms of worship. Hinduism is the most complex religion and faith which is followed by millions of people in the world .Qurat ul Ain Haider in her Novels explains the spiritual aspect of the female goddesses of the Hindu religion. Saraswati is famous for learning, arts and music. She is the wife of God Brahma and famous for power of knowledge and pure thought. Whereas Lakshmi is presented as goddess of good fortune and wealth. She is spouse of God Vishnu. She is more powerful and in mythological stories she is portrayed either standing or sitting in a lotus flower. For Hindus, the lotus flower is considered as symbol of spirituality, self-

understanding and success. While Parvati is the wife of Shiva and depicted as continuity of life. She is very popular because she is the mother of Ganesha, who is also considered as the god of good fortune and intelligence. As per Hindu mythological stories he is the commander of the divine army of male deities. There are many other famous female goddess in Hindu religion but above mentioned three females are considered as highest in rank. The main reason behind this importance refers to the power/Shakti which these three female goddess possess.

Keywords: *Tridevi, Saraswati, Brahma, Lakshmi, Vishnu, Shiva, Parvati, Lotus flower, Spirituality, Intelligence, Shakti.*

ہندومذہب میں دیوتا کی پوجاکے ساتھ ساتھ مخالف جنس یعنی دیوی کی عبادت اور پرستش بھی کی جاتی ہے۔ مقدس دیویاں بھی لاتعداد ہیں اور اکثراوقات ایک دیوی دوسری دیوی کا اوتار ہوتی ہے اس لیے ہندو مقدس دیویوں کے بارے میں بعض اوقات غلط فہمیاں بھی پیدا ہو جاتی ہیں کیونکہ ہر دیوی کی مختلف کتابوں میں مختلف خصوصیات،خوبیاں اور خامیاں بیان کی جاتی ہیں۔ان دیویوں میں سے اکثر بڑے دیوتاؤں کی بیویاں ہوتی ہیں یا کچھ اپسرائیں بھی ایسی ہیں جن کو دیوی کا رتبہ حاصل ہوتا ہے۔ہندومذہب میں عورت کو دیوی کا مقام دیا گیاہے اور دیوی کو ماں کے برابر سمجھا جاتا ہے۔اس حوالے سے "تانیثیت اور قراۃالعین حیدر کے نسوانی کردار" کے مصنف اعجازالرحمٰن لکھتے ہیں:

> "ہندو سماج میں دیوی کی پرستش ماں کی شکل میں ہوتی ہے جو عورت کی ہی دوسری شکل ہے۔جب ہم ہندوستان کی موہن جو داڑو گھاٹی تہذیب کا مطالعہ کرتے ہیں تو پاتے ہیں کہ اس دور میں بھی عورتوں کا مقام کم نہیں تھا۔وہاں اگر مرد دیوتا کی پرستش "لنگ" کی شکل میں کی جاتی تھی تو عورت دیوی کی پرستش "یونی" کی شکل میں کی جاتی تھی یعنی "لنگ" اگر دیوتا کی علامت تھی تو "یونی" عورت یعنی دیوی کی۔اس طرح "شیو شکتی" کی علامت "لنگ ویونی" ہے جس کی پرستش مرد و عورت بڑے پیمانے پر عقیدت سے کرتے ہیں۔مرد و عورت کی علامتی پرستش ہندو مذہب میں ہر جگہ دیکھنے کو ملتی ہے۔مثال کے طورپر "پرش" پراکرتی،برہمن اور مایا ،وشنو اور لکشمی ،رام اور سیتا اور کرشن اور رادھا

ISSN(**Print**): 2709-9636 | ISSN(**Online**): 2709-9644
Volume 2, Issue IV, (October to Decmber2021)

وغیرہ۔ دیوی ماں کی پرستش کا مطلب یہ نہیں ہے کہ عورتوں کے تئیں یہ کوئی مثبت رخ ہے۔ عورتوں سے ہمیشہ ایک قسم کا خوف محسوس کیا جاتا رہا ہے۔ عورتوں کے اندر کی تباہ کرنے والی قوت اور اس کے وحشیانہ جذبات کا خوف سماج پر طاری رہا ہے جس کی وجہ سے اسے دیوی ماں کا درجہ دے کر اس سے شفقت، محبت اور ممتا حاصل کرنے کی کوشش کی گئی۔"[۱]

ہندو مذہب نے عورت کو بہت اونچا مقام دے کے اسے دیوی کے مرتبے تک پہنچا دیا ہے لیکن اگر دیکھا جائے تو ان کے ہاں عورت کے بارے میں دہرے نظریات پائے جاتے ہیں۔ ایک طرف تو عورت کو دیوی کی شکل میں محبت، شفقت اور حفاظت کا پیکر تصور کیا جاتا ہے جبکہ دوسری طرف عورت کو غیر مہذب، تباہ کرنے والی اور وحشیانہ جذبات رکھنے والی کہا جاتا ہے۔ ہندو مذہب میں عورت کے بارے میں منفی اور مثبت دونوں طرح کے رویے موجود ہیں۔ قراۃ العین حیدر نے اپنے ناولوں میں ہندو مذہب کے کئی بنیادی تصورات کو اپنا موضوع سخن بنایا ہے اور اسی مذہب کے اہم اور مشہور کرداروں کو اپنے ناولوں میں شامل کیا ہے۔ ہندو مذہب کا اگر مطالعہ کیا جائے تو جا بجا اساطیری قصے کہانیوں کی روایات ملتی ہیں جو ایک طرف ان کے مذہبی نظریات کو سمجھنے میں آسانی پیدا کرتی ہیں اور دوسری طرف انسانی ذہن کے اندر سوچنے اور تخیلاتی دنیا میں غوطہ زن ہونے کی دعوت دیتی ہیں۔ قراۃ العین نے بھی اپنے شاہکار ناولوں میں اسی طرح کی روایتی اساطیری کہانیوں کا سہارا لیا ہے۔ لکشمی، پاروتی، سیتا، درگا، کالی، اوشا، رادھا ہندو مذہب کی مقدس دیویوں میں شمار ہوتی ہیں۔

لکشمی دیوی :

لچھمی یا لکشمی دولت کی دیوی ہے اس کے بارے میں ہندو مذہب میں کئی عجیب قسم کی کہانیاں زبان زدِ عام ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ دیوتاؤں نے سمندر کو بلویا تھا تو رتنوں کے ساتھ لچھمی بھی سمندر سے کنول کا پھول ہاتھ میں لیے نکلی تھی۔ جب سری رام چندر جی نے اوتار لیا تو یہ سیتا جی کی شکل میں نمایاں ہوئی۔ سری کرشن جی کے زمانے میں اس نے رکمنی کا قالب اختیار کیا۔ دولت وحشمت کی دیوی ہونے کے سبب ہر جگہ اس کی پرستش کی جاتی ہے۔ اس کو ہیرا، اندرا اور چنچلا بھی کہتے ہیں۔ رامائن کی ایک روایت کے مطابق لکشمی دودھ کے سمندر کے بلونے (سمندر منتھن) سے پیدا ہوئی۔ مختلف دیوتاؤں اور اسورہ (بھوت پریت جن وغیرہ) نے ابدی زندگی حاصل کرنے کے لیے امرت کو حاصل کرنا چاہا۔ اُنہوں نے وشنو کے مشورے پر مختلف جڑی بوٹیوں اور پودوں کو دودھ کے سمندر میں ڈال دیا اور

ISSN(**Print**): 2709-9636 | ISSN(**Online**): 2709-9644
Volume 2, Issue IV, (October to Decmber2021)

مندرانامی پہاڑ کو اُس دودھ کے سمندر (کیسر ساگر) کو بلونے کے لیے بطورِ مدھانی اور باشک ناگ کو بطور نیتزا (مدھانی چلانے والی رسی) کے استعمال کیا اور کئی برسوں تک اُس سمندر کو بلوتے رہے۔ پھر اُس سمندر سے ۱۴ نایاب قسم کی اشیا بر آمد ہوئیں جن میں امرت کے علاوہ لکشمی بھی تھی۔ جب دودھ کے سمندر کو بلویا جارہا تھا تو اُس کی سطح پر بالائی آگئی اور ان بالائی کی لہروں پر بہتی، کنول کا پھول ہاتھ میں تھامے، انتہائی رعنائیوں اور جمال آفرینیوں کا مرقع بنی لکشمی بر آمد ہوئی۔

تصویروں میں اس دیوی کو چمک دار شوخ سنہری رنگ میں ایک کنول کے پھول میں بیٹھی دکھایا جاتا ہے ۔جب وشنو، وامن (بونے) کی شکل میں ظاہر ہوا تو لکشمی کنول کے ایک پھول سے پیدا ہوئی۔ اِس نسائی اوتار کا نام ' پدما' یا 'کملا' تھا۔ جب وشنو بھِر گویا پر سورام کی نسل میں راما کی حیثیت سے پیدا ہوا تو لکشمی اُس کے ساتھ "دھرانی" نامی خاتون کی شکل میں آئی۔ جب وشنو دیوتا نے رام چندر کی شکل میں ساتواں جنم لیا تو لکشمی سیتا کے روپ میں آئی اور رام کی بیوی بنی۔ اس طرح جب وشنو کرشن کی صورت میں آٹھواں اوتار بن کر ظاہر ہوا تو لکشمی نے بیک وقت دو جنم لیئے یعنی لکشمی رُکمنی کی حیثیت سے کرشن کی بیوی تھی اور رادھا کی صورت میں اُس کی محبوبہ بن کر اُس کے ساتھ رہی۔ اس دیوی کے بارے میں مرزا ابنِ حنیف لکھتے ہیں:

> "لکشمی وشنو کی بیوی اور تین اہم ترین دیویوں میں سے ایک ہے۔ لکشمی کے معنی خوش بختی کے ہیں۔ اس کی پیدائش کے متعلق اساطیر میں مختلف روایات ملتی ہیں۔ تاہم سمندر سے لکشمی کے بر آمد ہونے کے بارے میں اساطیری کہانی رامائن سمیت ہندوؤں کی مختلف مذہبی کتابوں میں بیان ہوئی ہے۔ لکشمی وشنو دیوتا کی بیوی ہے۔ وشنو سے بیاہ کی خاطر اس نے بڑی مدت تک شدید تپسیا کی۔ بالآخر وشنو خود ظاہر ہوا اور ان کا بیاہ ہو گیا۔ وہ ابدی اور قابلِ محبت ہے۔ مہابھارت اور دوسرے ہندو لٹریچر میں اسے حسن، دلربائی اور موہنی کشش کا مظہر قرار دیا گیا ہے۔"۔ (۲)

لکشمی کو ہندو مذہب میں دیوی سمجھا جاتا ہے اور اس کی پرستش بھی کی جاتی ہے۔ اس عام طور پر "سِری" کہا جاتا ہے اور یہ وشنو کی بیوی ہے۔ جس طرح وشنو کے مختلف اوتار ہیں اور ہر اوتار میں وہ مخلف شکل اور ناموں سے ظاہر ہوتا ہے اسی طرح یہ بھی وشنو کے ساتھ اس کی شریک حیات بن کر ایک نئی شکل میں ظاہر ہوتی ہے۔ "آخرِ

ISSN(**Print**): 2709-9636 | ISSN(**Online**): 2709-9644
Volume 2, Issue IV, (October to Decmber2021)

شب کے ہمسفر" ناول میں ناول نگار دیپالی سرکار کی پھوپھی بھور تانی دیبی کے حوالے سے بات کرتی ہیں کہ جب ڈاکٹر سرکار کی اوما دیبی سے شادی نہیں ہوتی۔ اس حوالے سے قراۃ العین حیدر لکھتی ہیں:

> چندر کنج کی قیمت کا جو روپیہ باقی بچا تھا اس سے جہاز کے پانچ ٹکٹ خریدے گئے۔ بابا پشی ماں۔۔ میں۔ شونو۔ ٹونو۔۔ بہت لمبا بحری سفر کر کے ہم لوگ یہاں پہنچے۔ کھو کھو آنے پر راضی نہ ہوا۔ وہ مہاسبھائی لیڈر بنتا جا رہا تھا۔ اور آر۔ ایس۔ ایس۔ میں شامل ہو چکا تھا۔
>
> "ازدواجی زندگی کا آرام جو پندرہ برس بعد ان کو دوبارہ حاصل ہو سکتا تھا شاید بابا نے میری وجہ سے اس کی قربانی دی۔ پتہ نہیں۔ پشی ماں مجھ سے بہت خفا تھیں کہ گھر آئی لکشمی کو واپس کر دیا۔ ارے وہ لکشمی تھی کہ وبال جان۔" یاسمین بولی۔ "آپ سب کی زندگی اجیرن کر دیتیں۔"(۳)

قراۃ العین حیدر نے اپنے ناول "آخرِ شب کے ہمسفر" میں دیپالی کے والد نبوئے سرکار کی شادی اوما دیبی سے کروانے کی خواہش مند ہوتی ہے اور اس کی بوا اس سے اس بات پر خفا ہوتی ہے کہ وہ اپنے باپ کے لیے اوما دیبی سے بات نہیں کرتی اور یوں گھر میں آئی ہوئی دولت کی لکشمی واپس ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اوما دیبی کا تعلق لکھنو کے ایک اونچے اور امیر گھرانے سے ہوتا ہے۔ دیپالی سرکار اپنے والد کی دوسری شادی نہ کرنے کے عمل کو اپنے لیے باپ کی طرف سے دی گئی قربانی سمجھتی ہے کیونکہ دیپالی سرکار کی والدہ اُس کے بچپن ہی میں وفات پا جاتی ہے اسی لیے اُسے اپنے والد سے کچھ زیادہ ہی پیار ہوتا ہے۔ بہن تو اُس کی کوئی ہوتی نہیں ہے اور اپنے تینوں بھائیوں سے عمر میں بھی بڑی ہوتی ہے۔ وُہ اپنی پشی بوا کے ساتھ مل کر گھر کا کام کاج کرتی رہتی ہے۔ ناول نگار نے اس واقعے کی مدد سے لکشمی دیوی کی اساطیری اہمیت کو باور کروانے کی کوشش کی ہے۔

پاروتی / پاربتی دیوی:

پاربتی کے معنی ہیں پربت کی بیٹی۔ دختر کوہ۔ پاروتی شیو دیوتا کی بیوی ہے، پاروتی، پاربتی، ستی، اُمایا اوما، دیوی مہادیوی اس کے مختلف نام ہیں۔ نیکی اور حسن بے مثال میں اپنا کوئی ثانی نہیں رکھتی۔ پاروتی، شوجی کی بیوی کا نام ہے۔ اس کا ایک اور نام دیوی یا مہادیوی ہے اور اس کے والد کا نام " ہیم دت" تھا۔ مہابھارت میں اس کے مختلف وصف بیان ہوئے ہیں۔ یہ دراصل شوجی کی مادہ طاقت ظاہر کرنے کے لیے نمودار ہوتی ہے۔ اس وجہ سے اس کی خاصیتیں دو قسم کی ہو جاتی ہیں۔ نرم اور خون خوار یا غضب ناک۔

ISSN(**Print**): 2709-9636 | ISSN(**Online**): 2709-9644
Volume 2, Issue IV, (October to Decmber2021)

جب یہ غصہ ہو جاتی ہے یعنی غضب ناک ہو جاتی ہے تب اس کی عبادت کی جاتی ہے۔ جب غصے میں ہو تب اس کو ان ناموں سے یاد کیا جاتا ہے، دُرگا، کالی، شیاما، چنڈی، بھیروی (خوفناک)۔ جب نرم روپ میں اس کو پاروتی، گوری، کوہستانی بھی کہا جاتا ہے۔ یہ دیوی اپنی جسامت اور قد کاٹھ میں بھی ایک خوفناک دیوی کی مانند ہے اس بارے میں "ہندو کلاسیکل ڈکشنری" میں لکھا ہے:

"دیوی کے دس بازو یعنی بھجہ اور ہر ایک کے ہاتھ میں ہتھیار پکڑے ہوئے ہیں۔ دُرگا کی یہ صورت ہوتی ہے۔ خوبصورت زرد رنگ کی عورت بسواری چیتا، خون خوار اور غضب ناک حالت میں۔ کالی اور کالکا کی صورت یہ ہوتی ہے: رنگ سیاہ، مہیب اور خودناک، شبیہ خون سے آلودہ، سانپوں کا حلقہ زیب تن، انسانوں کے سروں اور کھوپڑیوں کی مالا گلے میں ڈالی ہوئی ہے۔ مطلب کہ نہایت ہی دہشت انگیز اور ڈراؤنی شکل ہوتی ہے۔"(۴)

اس کی پیدائش کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ شیوا، برہما اور وشنو دیوتا کی نظروں سے نکلنے والی شعاعوں سے پیدا ہوئی تھی اس کے تین روپ تھے سرخ، سفید، اور کالا۔ اس لیے اس کو تینوں زمانوں یعنی ماضی، حال اور مستقبل کی دیوی کہا گیا ہے۔ برہما نے کہا کہ لوگ مختلف ناموں سے تیری پوجا کریں گے اور تم ان خواہشات کی تکمیل کرو گی۔ پاروتی چونکہ شیوا کی بیوی تھی اور جب یہ مر گئی تو شیوا اس کے غم میں نڈھال ہو کر اتنا رویا کہ اس کو پانے کے لیے بہشت کے کنارے پہنچ گیا اور اس کی نعش اٹھائے بار بار بے ہوش ہو رہا تھا کہ برہما نے اس کا سر گود میں رکھ لیا۔ دونوں اتنا روئے کہ وہاں آنسوؤں کا تالاب بن گیا تو پھر ستی نے شیوا کے خیال میں ظاہر ہو کر کہا کہ میں ہیم دت کی بیٹی کی صورت میں دوسرا جنم لوں گی اور پھر سے تمہاری بیوی بن جاؤں گی۔ اس کے برعکس اگر دیکھا جائے تو پاروتی کے لیے شیوا کو پانے کوئی آسان کام نہیں تھا۔ پاروتی نے شیوا کے لئے نا صرف سخت ریاضتیں کیں بلکہ کام دیوتا سے بھی مدد لی۔

ناولٹ "چائے کے باغ" میں ایک کردار پاربتی کے نام سے بھی ہے اور اس کا تعلق مزدوروں کے طبقے سے ہے۔ ناول نگار نے اکثر مزدور طبقے کو جاہل اور گنوار دکھایا ہے۔ پاربتی جہاز پر چائے لادنے کا کام کرتی ہے اور وہاں پر اس کی ملاقات غفور میاں سے ہو جاتی ہے اور پھر یہ ملاقات وقت کے ساتھ ساتھ عشق میں بدل جاتی ہے۔ اس کی شادی بچپن میں اپنے سے کئی برس بڑی عمر کے آدمی سے ہو جاتی ہے شاید یہ وجہ ہو کہ اسے یہ رشتہ اور جوڑ پسند نہیں تھا اور یہی بات اسے غفور میاں کے ساتھ بھاگنے پر مجبور کر دیتی ہے۔ یہ فیصلہ اس سماج کے خلاف ایک

بغاوت کے طور پر شمار کیا جاتا تھا اور پورے ناولٹ میں وہ اپنے اسے جرم کے ساتھ جیتی ہے اور اپنے فیصلے پر قائم رہتی ہے۔ پاربتی جب غفور میاں کے ساتھ بھاگ کے آسام، کلکتے اور جنوبی سلہٹ جانے کا پروگرام بنا رہی ہوتی ہے اور جب راستے میں پولیس ان کو سمگلر سمجھ کر ان پر گولی چلا دیتی ہے جس کے نتیجے میں غفور گھپ اندھیرے میں کافی گہری کھائی میں جا گرا اور وہ لوگ پکڑے جاتے ہیں۔ اس کے بعد پاربتی کی برادری نے ایک جرگہ بلایا جس میں پاربتی کے مستقبل کے بارے میں برادری فیصلہ کرنے کے لیے بیٹھ جاتی ہے۔ اس منظر کو قراۃ العین حیدر نے یوں بیان کیا ہے:

"کوئی تہوار ہے رام نندن؟" میں نے دریافت کیا۔
"آج برادری پاربتی کا پھیسلہ کر لئے۔" اس نے متانت سے جواب دیا۔ اکرم خان "چہرے" تلاش کرنے بستی کے اندر چلا گیا۔ میں نے پلٹ کر دیکھا۔ پاربتی سر جھکائے آم کے نیچے بیٹھی پاؤں کے انگوٹھے سے مٹی کرید رہی تھی۔ اس کا باپ رام پرشاد دوسرے درخت کے نیچے سر جھکائے بیٹھا تھا۔ اس کی ماں ایک جھونپڑے کی دیوار سے لگی بین کر کر کے بیٹی کو کوسنے میں مصروف تھی۔ پاربتی کے بازوؤں پر نیل پڑے تھے۔ پاربتی جو ایسٹ مین کلر کی اس غنائی ڈوکومنٹری کا ایک اہم کردار بننے والی تھی۔"(۵)

جب پاربتی ایسٹ مین کلر فلم کمپنی کے تحت ایک ڈوکومنٹری میں حصہ لینے کے لیے تیار ہو کر سیٹ پر آتی ہے تو اکرم خان اسے دیکھ کر حیران رہ جاتا ہے کیونکہ وہ بہت ہی زیادہ خوبصورت اور دلکش نظر آ رہی ہوتی ہے۔ اس سے پہلے تو سب نے اسے ایک مزدور ہی کی حیثیت سے دیکھا تھا۔ اقباس ملاحظہ ہو:

"پھر لڑکیاں ساریاں اور گہنے پہن کر شرماتی ہوئی ایک طرف کو آ کر کھڑی ہو گئیں۔
"پاربتی کہاں ہے؟" میں نے رام نندن سے دریافت کیا۔ وہ چپ رہا۔
"پاربتی کہاں ہے رام نندن؟"
"بیٹا۔۔۔۔ وہ پیچھے چھپی بیٹھی ہے۔۔۔۔ برادری کی اجت کا ماملہ ہے۔۔۔"
اس نے رکتے ہوئے کہا۔
میں نے پاربتی کو ڈھونڈنا شروع کیا۔ وہ ایک جھونپڑے کے پچھواڑے تالاب کے پانی میں پاؤں لٹکائے بیٹھی تھی۔ میں نے کپڑوں کا بنڈل اسے دیا۔ اس نے سر نہیں اٹھایا۔

ISSN(**Print**): 2709-9636 | ISSN(**Online**): 2709-9644
Volume 2, Issue IV, (October to Decmber2021)

پاربتی۔ دیکھو۔ کتنی سندر ساری ہے۔ لال لال ایکدم۔ ہر ابلاؤز اور یہ دیکھو گہنے، کرن پھول اور طوق۔۔۔ یہ آلتا کی شیشی"۔

اس نے نظریں اٹھا کر مجھے نہیں دیکھا۔" (۶)

ناول نگار نے بنگال کی ایک مزدور لڑکی کو پاربتی کا نام دے کر ناولٹ میں ایک طرف تو اس دور کے سماجی حالات کے بارے میں بتانے کی کوشش کی ہے اور دوسری طرف اس نام میں چھپے ہوئے ہندو مذہب کے اساطیری کردار کو سامنے لایا ہے۔ جو ہندو مذہب کے مطابق ایک ایسی دیوی ہے جو مختلف ادوار اور زمانوں میں مختلف کرداروں کی صورت میں ہمارے سامنے آتی ہے۔ پاروتی اصل میں شیوجی کی مادی طاقت کا دوسرا نام ہے اس کے کئی روپ ہیں جب نرم مزاج ہوتی ہے تو دیوی ماں کی طرح حفاظت کرتی ہے اور جب اپنے غضب ناک صورت میں ظاہر ہوتی ہے تو اس کا قہر اور غصے بہت ہی سخت، دہشت انگیز اور خوفناک ہوتی ہے۔ "چائے کے باغ" کی پاربتی بھی اصل میں اپنے سماج کے خلاف لڑ رہی ہوتی ہے جہاں اس کی بچپن میں ہی اپنے سے دس گناہ بڑی عمر کے مرد سے شادی طے کر دی جاتی ہے جسے وہ بالکل بھی پسند نہیں ہوتا۔ اسی لیے جب وہ غفور میاں سے عشق کر بیٹھتی ہے تو وہ اپنے فیصلے پر آخر تک قائم و دائم رہتی ہے۔

سرسوتی:

سرسوتی برہما دیوتا کی بیوی کا نام ہے۔ ہندو اساطیری روایات کے مطابق یہ دانائی اور علم و فن کی دیوی ہے۔ اس کو ویدوں کی ماں کہا جاتا ہے اور دیوناگری حروف کا موجد بھی اسے ہی گردانا جاتا ہے۔ اس کی جو تصویر بنائی جاتی ہے اس میں اسے ایک خوبصورت نوجوان عورت کے روپ میں دیکھایا گیا ہے جس کے چار ہاتھ ہیں۔ دائیں بازوؤں کے ایک ہاتھ میں سے وہ اپنے خاوند برہما کو ایک پھول پیش کر رہی ہے اور دوسرے ہاتھ میں ناریل کے پتوں کی ایک کتاب ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسے علم سے رغبت ہے۔ ایک بائیں ہاتھ میں موتیوں کی مالا ہے جسے شوامالا کہا جاتا ہے اور دوسرے بائیں ہاتھ میں ایک ڈمرُو (چھوٹا دمامہ) ہے۔ بعض اوقات اس کے صرف دو ہی بازو تصاویر میں دیکھائے جاتے ہیں۔ اس صورت میں وہ ایک کنول کے پھول پر بیٹھی ہوئی ہوتی ہے اور ایک خاص قسم کا ستار بجا رہی ہوتی ہے۔ اس کے مسکن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ زیادہ تر زمین پر انسانوں کے درمیان ہی رہتی ہے لیکن اس کا خاص مسکن اپنے شوہر برہما کے ساتھ برہمالوک ہے۔ اس حوالے سے ایچ ایچ ولسن اپنے ایک مضمون میں لکھتے ہیں:

ISSN(**Print**): 2709-9636 | ISSN(**Online**): 2709-9644
Volume 2, Issue IV, (October to Decmber2021)

"Saraswati, by the standard mythological authorities, is the wife of Brahma, and the goddess presiding over letters and arts. The Vaishnavas of Bengal have a popular legend, that she was the wife of Vishnu, as were also Lakshmi and Ganga.The ladies disagreed, Saraswati, like the other prototype of learned ladies, Minerva, being something of a termagant and Vishnu, finding that one wife was as much as even God could manage, transferred Saraswati to Brahma, and Ganga to Shiva, and contented himself with Lakshmi alone. It is worthy of remark, that Saraswati is represented as of a white color, without any superfluity of limbs, and not unfrequently of graceful figure wearing a slender crescent on her brow, and sitting on a lotus." (۷)

ہندو مذہب میں سرسوتی دیوی کو عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور مختلف ویدوں اور دیگر منتروں میں اس کی تعریف بھی کی گئی ہے۔ہندو مذہب میں اس کو دریا اور بطور دیوی سمجھا جاتا ہے لیکن زیادہ تر اس کو دریائی دیوی ہی تصور کیا جاتا ہے جو کہ اس کے نام سرسوتی (آبی) سے ظاہر ہے۔اس کے نام پر قربانیاں بھی ادا کی جاتی ہیں اور ہندوؤں کا عقیدہ ہے کہ یہ قربانیوں کو قبول کرتی ہے۔اسے "وچ" یعنی گفتار کی دیوی بھی کہا جاتا ہے۔ ڈاکٹر مہر عبدالحق "ہندو صنمیات" میں اس حوالے سے لکھتے ہیں:

"بعد کی دیومالا میں سرسوتی کو "وچ" کا نام دے دیا گیا۔اور بہت سے دوسرے ناموں کے ساتھ اسے برہما کی بیوی بنا دیا گیا۔ پھر اسے دانائی اور فصاحت و بلاغت کی دیوی قرار دے دیا گیا مہابھارت میں اسے ویدوں کی ماں کہا گیا ہے۔ تیتریا برہمنا میں یہی کچھ "وچ" کے بارے میں کہا گیا ہے اور "وچ" کو اِندرا کی بیوی کہا گیا ہے جس کے اندر تمام دنیائیں سمائی ہوئی ہیں

۔ویدک بھجنوں کے تصنیف کرنے والے رِشی اور ریاضتیں کرنے والے دیو تا دونوں اس کی حمایت کے طلبگار رہتے ہیں۔"(۸)

قراۃ العین حیدر کے ناولوں سے اقتباسات ملاحظہ کیجیے:

"رگ وید میں صدیوں پہلے برکھارت کی جیسی منظر کشی کی گئی تھی وہ منظر مکمل طور پر ویسا اس سے سامنے موجود تھا۔کٹی کے پھونس پر لو کی کی بیل پھیلی تھی۔اس پر سے پانی کے قطرے ٹپک ٹپک کر گوتم کے پیروں کو بھگوئے ڈال رہے تھے۔وہ کٹی کے برآمدے میں بیٹھا ساون کی آوازیں سنتا رہا۔سازوں کا ایک بہت عظیم اجتماع تھا جس پر سرسوتی میگھ راگ بجا رہی تھی۔امن اور سکون کا راگ۔۔۔میگھ۔۔۔؟اس کا ذکر میں نے ابھی کسی سے سنا ہے ؟کیا میں ابھی تک اپنے حافظے پر قابو نہیں پا سکا۔مجھے غیر ضروری باتیں کیوں یاد رہتی ہیں۔۔۔اس نے اُداسی سے سوچا اور کتاب بند کر کے ایک طرف کو رکھ دی اور بارش کی بوندوں کو دیکھنے لگا۔"(۹)

"جمنا کی وادی میں گائیں چر رہی ہیں۔رنگین پگڑیاں باندھے،بالوں کی چار چار چوٹیاں گوندھے،مرگ نینی لڑکیاں پشپ کرما کے لئے پھول چن رہی ہیں۔ہمالیہ کی وادی میں عظیم شوالک دریا بہہ رہا ہے۔سبزہ زاروں میں دیویکا اور الکھ نندا اور بھاگرتی ندیاں گنگناتی ہیں۔سریو اور ورنادتی کوشل دیس کو سیراب کر رہی ہیں اُتر میں گیہوں کے کھیتوں کی کُمبھ اور وتستا اور ویاس آبیاری کرتے ہیں۔جنوب میں مہاندی بہتی ہے۔
یہ سریلی ندیوں کا بہت اتم سنگیت ہے۔"(۱۰)

اس دیوی کے بارے میں کئی اساطیری کہانیاں ہندو مت میں زبانِ زدِ عام ہیں مثال کے طور پر یہ کہا جاتا ہے کہ چونکہ سرسوتی برہما سے پیدا ہوئی تھی اسی بنا پر اسے برہما کی بیٹی بھی تصور کیا جاتا ہے۔لیکن جب برہما نے اس کے ساتھ جنسی اختلاط کیا تو دوسرے دیوتاؤں نے اس کے اس عمل کو جرم کہا۔کچھ لوگ اسے وشنو کی بھی بیوی کہتے ہیں تاہم اس عقدے کو ایک حکایت کے ذریعے حل کیا گیا ہے اور ماہرینِ اساطیر کے مطابق سرسوتی ہر اعتبار سے برہما دیوتا ہی کی بیوی ہے۔بنگال کے وشنو پرست ہندو سرسوتی کو وشنو کی بیوی کہتے ہیں۔وشنو کی اس کے علاوہ بھی بیویاں تھیں جن میں لکشمی اور گنگا شامل ہیں چونکہ ان بیویوں میں آپس کی ناچاقی رہتی تھی اور سرسوتی چونکہ علم و ادب کی

دیوی تھی اور کافی خود سر تھی اس لیے وشنو دیوتا نے محسوس کیا کہ دیوتاؤں کو ایک ہی بیوی پر اکتفا کرنا چاہیے لہذٰا اس نے سرسوتی برہما دیوتا کو اور گنگا شوا کو دے دیں اور خود لکشمی دیوی کو اپنے پاس رکھ لیا۔

قراۃالعین حیدر کے ناولوں کے مطالعے سے یہ علم ہوتا ہے کہ آپ نے ہندو مذہب کے بارے میں کافی وسعت کے ساتھ مطالعہ کیا ہوا تھا اور اس کا عکس تقریباً ہر ناول کی کہانی میں دیکھا جا سکتا ہے۔ انھوں نے رامائن اور مہابھارت کے کئی اہم کرداروں کو ان کی تاریخی حیثیت کے ساتھ عوام کے سامنے پیش کرنے کی کوشش کی ہے اور قدیم دور کے نظریات اور احساسات کو پرکھ کر قاری کو یہ سوچنے پر مجبور کر دیا ہے کہ وہ ہر مذہب کا تاریخی اور نظریاتی بنیادوں پر مطالعہ کریں۔ اُن کے اکثر ناولوں میں عورت کو ایک اہم کردار کی شکل میں دیکھا گیا ہے جس سے یہ احساس ہوتا ہے کہ ان کے سامنے عورت کا تاریخی کردار کتنا اہمیت کا حامل ہے۔ دیویوں کی صورت میں عورت کا اعلیٰ کردار اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ عورت ہر دور میں انسانیت کی کامیابی کا محور سمجھی جاتی تھی اور اس نے اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔

حوالہ جات

۱) اعجاز الرحمٰن، تانیثیت اور قراۃالعین حیدر کے نسوانی کردار، عریشہ پبلی کیشنز، دہلی، ۲۰۱۰ء، ص ۳۳

۲) ابنِ حنیف، بھولی بسری کہانیاں، بیکن بکس ملتان، ۱۹۹۲ء، ص ۱۵۰

۳) قراۃالعین حیدر، آخرِ شب کے ہمسفر، سنگِ میل پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۴ء، ص ۲۹۳

۴) سہائے، سردار دیوی، ہندو کلاسیکل ڈکشنری، سنگ میل کیشنز، لاہور، سن ندارد، ص ۱۶۱

۵) قراۃالعین حیدر، چائے کے باغ (چار ناولٹ)، سنگِ میل پبلی کیشنز، لاہور، ص ۲۲۴

۶) ایضاً، ص ۲۵۷

۷) H.H.Wilson, The Religious Festivals of the Hindu, The Journal of the Royal Asiatic Society of Great Britian and Ireland, 1847, Vol.9, P.No 79, Cambridge University Press.

۸) مہر عبدالحق، ڈاکٹر، ہندو صنمیات، بیکن بکس، ملتان، ۱۹۹۲ء، ص ۲۲۹

۹) قراۃالعین حیدر، سفینہ غمِ دل، سنگِ میل پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۰۸ء، ص ۱۷۸

۱۰) آخرِ شب کے ہمسفر، ص ۲۵۳